جلد ۱۰ | بمبئی دوشنبہ ۱۰ جمادی الآخر ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۱ اگست ۱۹۰۵ء | نمبر ۳۱

مقدمۃ الجیش

باغیان یمن کی سرکوبی

حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ نے یمن کے دشمنوں کو ہٹا کر یمن کی حفاظت کے لیے [illegible] اس کے مطابق فوج اسلام بھیجا ہے جو [illegible] عنقریب [illegible] اس پر [illegible] اور [illegible] دشمنوں کو [illegible] جائیگا [illegible] وقت کا سامنا ہوگا اس لیے فوج کو [illegible] دیا گیا۔ کہ باغیوں کو [illegible] اگر [illegible] اور [illegible] حکم [illegible] فوج [illegible] باغیان یمن کی [illegible]

شرائط صلح پر بحث

آخر خدا خدا کر کے وہ وقت بھی آ گیا۔ وکلاء روس و جاپان کے درمیان شرائط صلح پر بحث شروع ہو گئی۔ [illegible] جاپانی شرائط ایسی [illegible] زیادہ مباحثہ کی ضرورت نہ ہوگی مگر روسی وکیل [illegible] اور نہیں پر بحث شروع کی [illegible] اور جن شرائط کے ذریعے جاپان اپنی فتوحات کا فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ [illegible] ابتک ان شرطوں کا فیصلہ نہیں ہوا اور نہیں زیادہ فائدہ چین ہی کا ہے تاوان جنگ سامانوں کا سوال جو بہت اہم ہے اوس پر فی الحال [illegible] گفتگو کرنے سے انکار کر دیا [illegible] شرطیں [illegible] ابھی منظور [illegible] روس کی [illegible] نقصان پہنچائینگی۔ [illegible]

آخری منظوری

روسی گورنمنٹ کے فیصلے پر منحصر ہے اور ہمیں یقین نہیں گورنمنٹ [illegible] جاپانی بھی [illegible] ہیں صلح کے موقع پر [illegible] صلح کی بحث چھیڑی اور جنگ ملتوی کر دی گئی ہے اور یہاں یہ نئی بات ہے کہ [illegible] سوال پیش ہی نہیں ہوا ہے۔ روس نے تو ایک [illegible] کی تھی کہ جب صلح کرنیکا ارادہ ہو گیا ہو تو جنگ ملتوی کیوں نہیں کر دی گئی مگر جاپان اچھی طرح جانتا ہے کہ روس کی کسی بات کا اعتبار نہیں صلح کے دھوکے میں [illegible] غافل پا کر دفعۃً اسکی [illegible] جائیگی اور جاپانی فوج [illegible] حملہ کی تاب لا سکیگی۔ اسلئے [illegible] ملتوی [illegible] روسی گورنمنٹ [illegible] شرائط کی منظوری نہ دیگی۔

اپنا دام کھسوٹنا تو پرکھنے والا کہاں کب

دنیا کی [illegible] خبروں سے جنکی ابھی تک سرکاری
طور پر تصدیق نہیں ہوئی ۔ یہ معلوم ہوتا
ہے کہ سلطان المعظم نے اپنے بھائی کو جو
وارث تخت سلطنت سمجھے جاتے ہیں قصر
شراگان میں قید کر دیا ہے ۔ اسی محل میں
سلطان مراد خان نے سال گذشتہ انتقال
کیا تھا ۔ کہتے ہیں کہ اسکا ثبوت ملا ہے
کہ سلطان کے قریب کرنے کا بھید تا محل
شاہی کی سازشوں کا نتیجہ تھا ۔ جو خدا
کا شکر ہے کہ ناکام رہے ۔ نہیں پاشا
افسر خفیہ پولیس بھی شہر بدر کیا گیا ہے
عثمانیہ میں یہ عجیب دستور ہے کہ حاکم
وقت کا بھائی وارث تخت و تاج سمجھا
جاتا ہے ۔ اور سلطنت کے خلاف جتنی
سازشیں ہوتی ہیں یہ تمام بھائیوں
کی مہربانی کا نتیجہ ہوتی ہیں ۔ یہ ایسا
برا دستور ہے کہ سازشوں اور بغاوتوں
کا ہونا ضروری اور لازمی ہے ۔ الچی
اور فتنہ پرداز طبیعتیں امیدوار سلطنت
کو بہکانے اور اسکو حکومت کا سبز
باغ دکھانے میں بڑی بڑی کوششیں
کرتے ہیں امیدوار سلطنت نوجوان
اور ناتجربہ کار دوست دشمن خیرخواہ
اور خودغرض میں فرق نہیں کر سکتے
اور دستر خوانی بلاؤ اپنی روٹیاں
سیدھی کرنے کی فکر میں ۔ نہ ان کو
سلطنت کی بھلائی برائی سے غرض
نہ انکو مردہ بہشت میں جائے یا دوزخ
میں انہیں اپنے حلوہ مانڈے سے کام [illegible]

بغلی گھونسے

تاک لگائے بگلا بھگت بنے ہوئے ہوتے
ہیں ۔ جہاں موقعہ ملا اور انہوں نے بھی
ایک پھلجھڑی چھوڑ دی ۔ جس میں
چنگاری ڈال جا لو دور کھڑے ۔ جتنے
فسادات ہوتے ہیں ۔ اکثر میں یہ بغلی
گھونسے شریک ہوتے ہیں ۔ اور شریک
بھی شریک غالب ۔ ہر نئی روشنی والے
اکثر اور سلطنت کی بدانتظامی کی شکایتیں
کیا کرتے ہیں ۔ ایسی حالت میں جب کہ
سگے بھائی ۔ داماد ۔ خویش و اقارب
معتمد افسر جان کے دشمن ہوں ۔ تو
بہتری انتظام کی کیا سوجھے ۔ انتظام
کے لئے چاہئے کسی قدر اطمینان ۔ اور
اطمینان یہاں نام کو نہیں ۔ تاہم اس
حالت میں بھی سلطان المعظم نے جو کچھ
کیا ہے دشمن بھی اسکا اقرار کرتے ہیں
تمام انگریزی اخبارات میں اعلیحضرت ظل اللہ
کے استقلال کی داد دیجا رہی ہے اور سب اس
امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ انکی معدلت گستری
اور رعایا پروری کا نتیجہ ہے ۔ باوجودیکہ ایسا
اشد مخالف گروہ صرف ادنے ذریعے
وصولی سے آس پاس کے لوگ کام آ گئے ۔
مگر آپکے کوئی آنچ نہ آئی ۔ فرائض سلطنت
کو ایمانداری سے بجا لانے کا خدا نے یہ بدلا
دیا کہ ایسے خطرناک وقت میں اپنے
سایہ میں لے لیا ۔ اور حاسدین کی آرزو
پوری نہ ہو سکی اور آپکے استقلال کو تو دیکھئے کہ
ایسے جانکاہ حادثے کے وقوع سے آپکی پیشانی
پر بل تک نہ آیا اور خندہ پیشانی سے سبکے سلام کا

باہمی اتفاق کا یہی طریقہ ہے

آجکل ہندوستانی ریفارمر اسبات پر زور دے رہے
ہیں کہ جب تک یہاں کی تمام قوموں میں پورا
اتفاق نہ ہوگا ۔ ہندوستان ہرگز ترقی نہیں کر
سکتا ۔ ریفارمروں میں سب سے زیادہ ہندو ہیں
اور کانگرس میں بھی ہمیشہ انہیں کے یہی دعوے رہے
مگر مسلمانوں کو یقین کر لینا چاہئے کہ انکی تمام
باتیں خودغرضی پر مبنی ہیں کانگرس میں مسلمانوں
کو شامل کرنے سے انکی یہی غرض ہے کہ گورنمنٹ
پر ہمارا پورا اثر پڑے ۔ ورنہ مسلمانوں کا کوئی
فائدہ مدنظر نہیں ۔ ضرورت کے وقت سب سے پہلے
انہی کی گردن پر چھری پھیرینگے ۔ کراچی کے
ہندوؤں کے کرتوت ہمارے اس خیال کی
تائید کرتے ہیں وہاں کے تاجروں نے یہ طریقہ
اختیار کیا ہے کہ ہندو تاجر کمیشن کا سارا روپیہ
اپنے مذہبی کاموں میں خرچ کریں بلکہ مسلمان
تاجروں سے بھی کمیشن وصول کر کے اپنے ہی مذہب
کی مدد کریں اور مسلمانوں نے کہا کہ ہم تو اپنی
تجارت کے کمیشن اسلامی امور کو دینگے
یہ انصاف کی بات تھی اور ہندوؤں کو
بہت خوشی سے اسے منظور کرنا چاہئے تھا مگر وہ
خودغرضی کا بیڑا اٹھائے تھے بجز اسکے
اور یہ عہد کر لیا کہ مسلمانوں سے تجارتی تعلق
بالکل قطع کر دیا جائے ۔ اب فرمائیے کہ ہندو
بھائی خودغرضی اس حد تک پہنچی ہوئی ہے تو
انمیں اور مسلمانوں میں کس طرح میل ملاپ کا
ساتھ ہو سکتا ہے ۔ جو ہم بھی چاہتے ہیں تو وہ
ان وجوہ کی نسبت ہمیں کامل اتفاق ہو گی
یہ طریقہ نہیں کہ اپنے مطلب کیلئے مسلمانوں کو بہلا
لیں اور جہاں اپنی کوئی ضرورت ہو وہاں انکو

مولانا رشید احمد صاحب مرحوم

ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں مصر کے ایک فاضل اجل عالم کے انتقال پر ملال کا حال ہم نے اخبار کیا تھا اور کیا معلوم تھا کہ مسلمانوں کے اشک رنج والم خشک ہونے نہ پائینگے کہ ہندوستان کے ایک علامہ ملک کو شہ بدل کر چلے ہی اور ہمیں آٹھ آٹھ آنسو رونا پڑیگا۔ نہایت رنج و افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نے ۱۱ اگست یوم جمعہ کو نماز جمعہ سے تھوڑی دیر پہلے ۷۸ برس کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا مولانا نے اور متقدمین محدثین کی طرح عمر بڑی پائی تھی بڑے زاہد بڑے متشرع بیمثل فقیہ اور بڑے متبحر محدث تھے ہندوستان میں علم حدیث سے روشنی حاصل کرنے کا اب بھی ایک چراغ ٹمٹماتا تھا افسوس ہے کہ باد حوادث نے اسے بھی بجھا دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا کے انتقال کے ناقابل تلافی صدمہ کا احساس نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ممالک عرب و عجم میں بھی ہوگا جہاں اس وقت انکے بیشمار تلامذہ درس و تدریس کے مبارک شغل میں مصروف ہیں۔ مولانا ہندوستان کے قدیم مقدس بزرگوں میں سے تھے۔ مولانا شاہ اسحق صاحب دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز کے خاص شاگردوں میں تھے آپکو علوم باطنی میں بھی کماحقہ مہارت حاصل تھی۔ آپ شاہ امداد اللہ صاحب کے خلفاء خاص میں تھے آپکے علوم ظاہری اور فیوض باطنی سے بہت سے لوگوں نے حسب استعداد فیض حاصل کیا تھا مولانا نے ظاہری و باطنی علوم کی تدریس کیلئے اپنی زندگی وقف کر دی تھی اور ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کو عالم و صوفی بنا دیا ہماری دعا ہے کہ مولانا مرحوم پر خدا کی رحمت نازل ہو

پھر رنگ بگڑ گیا

آجکل مراکو کا معاملہ گرگٹ کی طرح رنگ بدل رہا ہے یورپین طاقتیں اس فکر میں ہیں کہ اسکو ہڑپ کر جائیں مگر حسد کا بھلا ہو کہ ان کی باہمی مخالفتیں سلطان مراکو کو انکی دستبرد سے ہمیشہ بچائے رہتی ہیں فرانس اور جرمنی کا اثر مراکو پر بہت پڑا ہے اور انہی دو دو رشتہ کو مراکو کے شکار کی امید ہے فرانس یہ چاہتا ہے کہ ہماری نوآبادیوں کے قرب کی وجہ سے ہم ہی اسکے مستحق ہیں اور جرمنی کا یہ خیال ہے کہ جب ہمارا بھی قدم اس سلطنت میں داخل ہو گیا ہے تو کیا وجہ کہ فرانس تو اپنی مراد کو پہنچے اور ہم خالی ہاتھ رہیں اور جرمنی کو اب اسکا یقین ہو گیا ہے کہ اگر فرانس کا رنگ جم گیا تو ہمیں یہاں سے بوریا بدھنا اٹھانا پڑیگا اسلئے وہ اس ترکیب میں ہے کہ مراکو کے حامی بنکر فرانس کو یہاں سے نکال دیں پھر میدان اپنے ہی ہاتھ رہیگا پہلے جرمنی اس ترکیب میں کامیاب ہو گیا تھا مگر جب دیکھا کہ فرانس بے حصہ لئے ہمیں بھی یہ ملک ہضم نہ کرنے دیگا تو اسکو بھی شامل کیا۔ اب پھر خدا جانے کیا بات ہو گئی کہ فرانس کا جسقدر مراکو پر اثر تھا اسیقدر اب کم ہو رہا ہے۔ مراکو کو جرمنی نے کچھ ایسی پٹی پڑھا دی ہے کہ اب وہ فرانس کی ایک بات نہیں مانتا۔ الجیریا کا ایک سردار گرفتار ہو کر بانجیر فیض بھیجا گیا۔ تو فرانس کے وزیر نے سلطان مراکو پر زور ڈالا کہ یہ رہا کیا جائے مگر سلطان نے صاف انکار کر دیا۔ علاوہ ازیں جرمن بینک والوں نے سلطان مراکو کو ۵ لاکھ کا قرضہ دینے کی درخواست کی تو ترکیب نجات فرانس کو بہت کھٹکی

رمضان میں حضور شہزادہ صاحب کی آمد

بمبئی میں ٹائمز آف انڈیا میں ایک نامہ نگار صاحب اسطرح رائے زنی فرماتے ہیں کہ چونکہ حضور ولیعہد بہادر کی آمد کی مقررہ تاریخ رمضان المبارک میں واقع ہوتی ہے اور وفادار مسلمان رعایا کو اپنی وفاداری کے پورا ثبوت دینے کا موقع نہ ملیگا۔ اسلئے اونسے درخواست کیجائے کہ آپ ۲۰ روز تک اپنی آمد ملتوی رکھیں تاکہ مسلمان بھی اور قوموں کی طرح بڑی آزادی کے ساتھ اظہار خوشی و وفاداری میں حصہ لیں۔ نامہ نگار مذکور اپنی رائے کی معقولیت کی دلیل میں دہلی دربار کے التوا کو بطور نظیر پیش کرتا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اس رائے سے کسی ذی عقل کو اتفاق ہوگا۔ اور گورنمنٹ اسکو کسقدر وقعت کی نظر سے دیکھ سکتی ہے۔ دہلی دربار کے مختصر التوا سے کسی قسم کے انتظام میں فرق نہیں آسکتا کیونکہ وہ ہمیں کا معاملہ تھا اور دس بیس روز ملتوی کر بھی دیا جاتا تو چنداں ہرج نہ تھا اور اگر تھوڑی دیر کیلئے اس رائے کی معقولیت تسلیم کر بھی لیجائے تو ہمیں حیرت ہے کہ اتنک نامہ نگار مذکور کس پینک میں تھے پروگرام کی اشاعت کو ایک عرصہ ہو گیا۔ اور حضور ولیعہد کے استقبال کے متعلق یہاں کمیٹیاں بھی بن گئیں اور نامہ نگار صاحب اب جاگ کر خواب سے چونکے ہیں۔ شاید نامہ نگار صاحب اتنک کسی اور دنیا میں براجتے تھے۔ اور اس دنیا سے بالکل بیخبر تھے۔ علاوہ ازیں اس رائے میں اگر ذرا بھی معقولیت کی صلاحیت ہوتی تو خیر ہم تر لجنے کو ہوتا کر رائے ہی تو معقول کر عمل ہے ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ خود نامہ نگار صاحب کو یہ یقین تھا کہ میری یہ رائے کہاں تک

تمام شرطین معقول ہین

ہمارے انگریز بہادر جو روس پر بیقدر دانت پیسے بیٹھے ہین کہ اونکا دل تڑپتا ہی ہے کہ روس بہت ہی ذلیل ہو جاوے اور بعد از ین شاید ہی شایستگی کی حیثیت ہی باقی رہے - جاپانیون نے صلح کے متعلق جو شرطین پیش کی ہین وہ ایسی ٹیڑھی ہین جنکا قبول کرنا قریب قریب ناممکن ہے اور انکے خیال ہی سے روسی وکیل صلح جنرل ڈیوٹے نے یہان ہی تقریر مین یہ کہدیا تھا کہ اگر یہی شرطین ہین تو صلح کا ہونا معلوم - اسپر توجہ کرنا فضول ہے بات یہی ہے کہ جاپانیون نے روس کو مغلوب پاکر یہ خیال کیا کہ اس غلام کو عاجز کرنیکا یہی موقع ہے اب یہ تمہارے اختیار مین ہے اور جب جسقدر چاہین ہم اسے ستا سکتے ہین - اسلیے تو جب انہون نے بہت ہی ٹیڑھی شرطین پیش کین - روسی رعایا کو جب ان شرطون کا حال معلوم ہوا تو بڑے زور کے ساتھ گورنمنٹ مین شکایت پیش کی کہ انکے قبول کرنے سے تو ڈوب مرنا ہی اچھا ہے اور کوئی غیرت دار انہین منظور نہین کر سکتا - زار روس نے بھی انکی تسلی کر دی کہ اب ہم ایسے تو گئے گذرے نہین ہین جو ایسی ذلت کی صلح قبول کرین اگر جاپان اپنی ضد پر اڑا ہے تو ہم بھی اس لڑائی کو طول کھینچنے کے لیے تیار ہین اور میدان جنگ ہی مین اسکا فیصلہ ہو گا - مگر انگریزی اخبارات کہتے ہین کہ جو شرطین پیش کی ہین وہ بہت ہی مناسب اور معقول ہین - اور ان مین تخفیف کی کوئی گنجایش نہین ہے - اگر ایک فاتح قوم ایسی شرائط بھی پیش نہ کریگی تو اسکی فتوحات ہی کس کام کی - روس کو شکایت کی کوئی وجہ نہین ہے شکست کا نتیجہ بھگتنا ہی چاہیے -

جاپان مین اشاعت اسلام

ہم گذشتہ ہفتہ لکھ چکے ہین کہ عیسائی مشنری یہ سمجھتے ہین کہ جاپانی بہت آسانی سے ہمارے حلقہ مین شامل ہو سکتے ہین اور جب جاپان عیسائی ہو گیا تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ سارا ایشیا بہت جلد تثلیث کا دم بھرنے لگیگا اور اسی خبط کا تجربہ کرنیکے لیے کئی فوج والون نے وہان جانیکا مصمم ارادہ کر لیا ہے انہین یہان کہانتک کامیابی ہوگی اسکے لئے تو ابھی ان جانتوڑ کوششون کا نتیجہ کافی نظیر ہے جو ہندوستان مین انہین حاصل ہوا ہے - انہین کی دیکھا دیکھی آریہ سماج والون کو بھی قسمت آزمائی کا خیال ہوا ہے اور وہ بھی عیسائیون کے حریف بنکر اس میدان مین قدم رکھنا چاہتے ہین مگر سخت تعجب ہے کہ مسلمان غفلت سے نہین چونکتے - اشاعت اسلام کے ایسے اچھے موقع سے فائدہ اوٹھانے کی کوشش نہین کرتے باوجودیکہ واقعات اس بات کو اچھی طرح ثابت کر رہے ہین کہ جاپانیون کو اسلام کی طرف بہت توجہ ہے اور گو وہ مسلمان نہین ہین مگر اسلام کے اصول کو وہ بہت ہی وقعت کی نظر سے دیکھتے ہین اور اس مذہب کو تمام مذاہب پر ترجیح دیتے ہین - اس پاک مذہب کی صداقت انکے دلون مین گھر کر گئی ہے اور اب صرف ضرورت ہے تو اسیقدر کہ اسلام کی تمام خوبیان انکے ذہن نشین کیجائین - [illegible] ہستی کی قبولیت کا مادہ ہے اسلیے بہت آسانی سے اونہین اسلام کے پاک اور وسیع حلقہ مین شامل ہونیکی ترغیب دیجا سکتی ہے [illegible] اور ایکبار [illegible] کی تحریر مین اتنی فرصت نہین ملی کہ [illegible] طرح کمر ہمت باندھ کر [illegible] کافی چندہ جمع کرین اور جاپان جا کر اشاعت اسلام کی کوشش کرین

علیگڈہ نارمل سکول اور بمبئی

علیگڈہ والون نے خدا جانے بمبئی کو کیا تر نوالہ سمجھ لیا ہے یا بمبئی والون کو اتنا تصور کر لیا ہے کہ جب کبھی آجائے بھیک کی جھولی بھر دینگے امید نہین رہتی تو [illegible] نہین کا رخ کر لیتے ہین باوجودیکہ گذشتہ کانفرنس کے وقت وہ یہان سے بُری طرح منہ کی کھا گئے ہین اور اونہین معلوم ہو گیا تھا کہ بمبئی والے ایسے احمق نہین جیسا وہ خیال کرتے ہین - تاہم پھر قسمت آزمائی کے خیال مین یہان آ دھمکے ہین اور ابکی مرتبہ خاص نیچرل تجویز کی تکمیل کے لیے آئے ہین - یعنی وہ ہندوستان مین ایک زنانہ سکول قایم کرنا چاہتے ہین تاکہ مردون کی طرح وہانکی نوخیز لڑکیان بھی نئی تہذیب کے رنگ مین ڈوبکر خوب خوب رنگ دکھائین خیر ہمین تو اسسے کوئی مطلب نہین کہ وہ مردانہ سکول قایم کرین یا زنانہ - [illegible] - مگر بمبئی والون کو اس سے کیا تعلق - اگر بمبئی والے نیچری طرز پر تعلیم نسوان کی ضرورت سمجھتے بھی ہین تو بھی انہین اسکا کوئی سامان نہین جو علیگڈہ والے انکی مدد کے مستحق ہون - ہان یہ اور ہی بات ہے کہ یہان کی نئی روشنی والی عورتون کو چاردیواری مین بیٹھنے سے [illegible] بیزار ہو گئے ہون کہ بمبئی کی سراپردہ داری مین بھی انکا دل نہ لگتا ہو اور علیگڈہ کی ہوا اور نیچری پرجوش طبیعتون مین نئی روشنی کی روح پھونکنے کے لیے لازمی تصور کیجاتی ہو ورنہ بمبئی ابھی مردون کی تعلیم کے سامان مین اسقدر [illegible] ہے کہ علیگڈہ والی [illegible] کے چندہ [illegible] ابھی مردون [illegible] نہین [illegible] والون کا چندہ وصول کرنے مین [illegible] ہو گئی ہے کہ بڑی تیاری کے ساتھ [illegible]

کانگریس کا اردو رپورٹ

کانگریس والون کو جب سے جیتی ہے نئی سوجھتی ہے۔ ابھی بمبئی کے جلسہ کانگریس مین جب اونہون نے دیکھا کہ مسلمان جھجکتے بھی ہین ہر گز بھی ہمین شریک بھی ہوتے ہین تو انہون نے سوچا کہ ابھی جھجک شب اول ہونے کی وجہ سے ہے اور یہ بات بھی ہے کہ شاید کانگریس کے خط و خال سے مسلمانون کی آنکھین ابھی منور نہین ہوئین تو اب مسلمان فریب نہ ہین یہ کی گئی کہ کانگریس کا رپورٹ اُردو مین بھی تیار کیا گیا۔

کانگریس والون کی دوسری شوخی یہ ہے کہ اس رپورٹ کو خاص علی گڈھ مین اور پھر مزہ تو یہ ہے کہ علیگڈھ کالج کے ایک مسلمان گراجویٹ کے زیر اہتمام چھپوایا۔ ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی؛ اور پھر سب سے بڑا اور بے پناہ وار یہ ہے کہ اوس رپورٹ کا دیباچہ ہمارے شہر کے ہونہار نوجوان شوخ طبیعت بارسٹر قاضی کبیر الدین سے لکھوایا۔ سچ تو یہ ہے کہ قاضی صاحب کا دیباچہ ساری رپورٹ کا خلاصہ بلکہ کانگریس کی تمام کارروائیون کا نچوڑ ہے۔ اس دیباچہ مین قاضی صاحب کی طبیعت کی جودت اور بارسٹری کی روشن خیالی اور تیز نظری کی جھلک صاف صاف نظر آتی ہے۔ اس دیباچہ مین بڑی متانت اور سنجیدگی سے مخالفین کانگریس کے اعتراضات کے جواب دئے گئے ہین۔ بسین مسلمانون کو بڑے دلفریب فقرون

شرکت کانگریس کی ترغیب

[illegible] دلائی گئی ہے۔ مسلمانون کی پولیٹکل ایسوسی ایشن کے سکوت کی وجوہ اور اسباب اور علی گڈھ پارٹی کی انتخاب مجبوری ایک عجیب مؤثر پیرایہ مین ظاہر کی ہے۔ اسپیچون کا ترجمہ دیکھنے سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ کانگریس کے پلیٹ فارم کی اسپیچین گستاخی اور شوخ بیانی کا پہلو لئے ہوئے ہین۔ ہم نے مختلف اسپیچون کے الفاظ اور فقرے وغیرہ غور کیا۔ اور ہمکو یہ ماننا پڑا کہ کانگریس کی تقریرون پر جو اعتراض کئے جاتے ہین وہ بہت کچھ حقیقت اور اصلیت سے علیحدہ ہین۔ البتہ کہین کہین زبان کی شوخی معلوم ہوتی ہے مگر ایسی نہین جس کو بغاوت یا سرکشی پر محمول کرسکین۔

غرض کہ کانگریس نے مسلمانون کو پھانسنے کا یہ ایک زبردست جال بچھایا ہے۔ جب کہ کانگریس کا رپورٹ علی گڈھ مین چھپے۔ اور علی گڈھ کالج کا طالب علم اوسکا ترجمہ کرے اور اپنے اہتمام سے چھپوائے اور مسلمانون کا قاضی مسلمانون کے شریک کانگریس ہونے پر اپنا [illegible] ہی دے۔ تو بیچارے مسلمان کیا کرین۔ ناچار طوعاً و کرہاً شریک ہونا ہی پڑیگا۔

اس رپورٹ کی چھپائی لکھائی اور چھپائی بھی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ کاغذ بھی عمدہ [illegible] یا گیا ہے۔ ہر امر مین صفائی ہی ملحوظ رکھی گئی ہے۔ یہ رپورٹ درخواست کرنے پر قاضی کبیر الدین صاحب سے مل سکتا ہے۔

سر منڈاتے ہی اولے پڑے

ہم پچھلے ہی ہفتہ میں آنریبل مسٹر میور میکنزی کی آمد اور اونکی تقرری پر خوشی منائی تھی اور یہ امید ظاہر کی تھی کہ میکنزی صاحب کو شاید مسلمانون پر توجہ کرنے کا بہت زیادہ موقعہ ملیگا۔ اسلئے کہ کمشنری کے محدود اختیارات مین بھی انہون نے اپنا میلان خاطر مسلمانون کی بہبودی اور ترقی کے متعلق ظاہر کیا تھا۔ کسقدر افسوس کی بات ہے کہ پونہ مین یہی میور میکنزی صاحب اور انکی لیڈی گاڑی پر سوار جارہے تھے کہ ایک موٹر گاڑی اون کے پاس سے گذری۔ انکے گھوڑے بھڑکے اور ایسے بھڑکے کہ بالکل بیقابو ہوگئے گاڑی ایک گڑھے مین گری۔ گاڑی اور گھوڑے وغیرہ ہی بلا جاتی تو مضائقہ نہتا۔ صاحب اور میم بہت بری طرح گرے۔ اور دونون کو سخت چوٹ آئی۔ میور میکنزی صاحب ایک طرف اور دوسری طرف لیڈی صاحبہ کو اسپتال مین لیگئے۔ علاج ہو رہا ہے ڈاکٹرون کو صاحب بہادر کے متعلق اتنا خوف و اندیشہ نہین جتنا میم صاحبہ کے متعلق ہے جن کے دماغ پر سخت صدمہ پہنچا ہے اور جو اکثر بیہوش رہتی ہین۔ خیر دونون کو خدا کرے صحت حاصل ہو۔ ہم تو مسلمانون کی قسمت پر ناز کرتے ہین کہ وہ اپنے ساتھ ایک خیر خواہ کو بھی ڈبو لے۔ ہم کو خوف ہے کہ کہین صاحب بہادر کی طبیعت مین یہ بات حلول نہ کرجائے کہ ان بدنصیبون کا ساتھ دینے مین اسیقسم کی جان جوکھون کا سامنا رہیگا جاؤ بھی وہ کہان کا جھگڑا لگا رکھا ہو اگر یہ خیال جملا صحیح نکلا تو ہم سمجھے کہ صاحب بہادر کے ناشین

معرکہ آرائی

حضور پرنس آف ویلز کا خیر مقدم

اخباروں کے سروار اخباری فرشتے بہادر حضور پرنس کے ناز بردار بچوں میں اعلیٰ ترین نذرواے۔ رومی پوپ میر ٹھ کے سوب جرمنی کے قیصر ہمارے کالج کے پروفیسر ہیکل کے جوڑے۔ رام گنج بازار کے کوڑے بنتے۔ حالانکہ ہم کو ہم کو نہیں سمجھتے ہیں۔ ایک سال تو تمہاری مشین گرمی لقط لقط ہو رہی ہوئی۔ میٹھو مرغ بے ہنگام کی طرح کہیں تو اپنے دل کی بھڑاس ایسی نکالتا ہے کہ احمد آباد کی راہ میں ریل بند کر دی اور کہیں بے پردہ کچھ مقامات میں ایسا ترساتا ہے کہ حرہا کا گلا ہی خشک ہوا جاتا ہے۔ خیر اور تو سب کچھ سہ لیں گے۔ پیاسے مر جائیں گے۔ حلق خشک ہو جائیں گے لیکن اگر یہاں مینہ نہیں برسا۔ تو ہمارے مستقبل شاہ یعنی شہزادہ ویلز کی آؤ بھگت کیسے کریں گے۔ ہم میں جان ہے گانٹھ میں چھوٹی کوڑی نہیں۔ جسم پر پوست ہے نہ پوست پر گوشت۔ جسپر طرہ یہ کہ انگلینڈ جیسے مقام میں جب رہتے ہوں تو ہند کو سرسبز مالا مال و شاداب نہ پایا جائے۔ سچ ہے ساون کے اندھے کو تو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے۔ مسٹر براڈرک اور انکے ہم رتبہ مصاحبین کیا جانیں۔ ہندی جان کر تولال پڑے ہیں یا اچھا تو کیے سال ایک ترکیب پیش کرتی ہیں۔ ذرا کانون کی روئی نکال لینا۔ اگر دروازہ چھوٹا ہو تو چوڑا کرا لینا۔ لوگوں کو سراکی دفعہ بخلاف پیشینہ رواج شان و شوکت تزک و احتشام کے بندیوں کرا کی اصل حالت شہزادہ کو معائنہ کرانے کے لیے یہ تجویز کیا ہے کہ جہاں جہاں آپ قدم رنجہ فرمائیں وہاں وہاں بجو کر سے ہندیوں کی ڈراونی انتکال کی پریڈ جمائی جائے۔ جوع و عطش سے جتنے جان بلب ہیں سب قریات و دیہات سے فراہم ہوکر خاص خاص مرکزوں پر کھینچ آئیں۔ اور وہاں بجائے زرق برق معزز ولوں و منقش فوجوں کے کثیف فرسودہ چیتھڑوں کی فقیروں کی شوکت نمائی ہو۔ ناموں کی فوجیں سامنے پہنے لباس اوتار کر مادر زاد ننگے کر کے بچائے جائیں۔ الغرض پتلی کمر کے ہندوستانی پٹھے غریبانوں کے لاغر و نزار نقشہ دکھیف ارواح پیش کیجائیں۔

پیارے پنچ۔ آپکو یہ بات اسلئے سمجھائی کر تشریف آوری کا پہلا مقام بمبئی ہی ہو گا اسلئے پہلی پریڈ پہلا جلسہ تو وہاں ہی ہونا چاہئے اسلئے علاوہ حکام ہند کے روسا و عمائد و اساطین ریاست کو بھی ہدایت کیجائے کہ ایسے موقعہ پر اپنی چمک بھڑک رہنے دیں اور ناحق اونچی نظروں میں عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے قرار دئیے جائیں۔ کوئی انسے یہ تو پوچھے کہ بجز انعامی بسی ابی کے گدھے کے وسی بی سے گڈریاؤں کے تمغے ملینگایا لے کیا مطلب ہے زمانہ ہے کہ بعینہ انعام ایک دو گانوں عطا ہو جائیں گے۔ بھائی صاحب بدل انگریز بہادر تو ہندی کا ودنا (چی) نہیں سمجھ محض للا (جی) یعنی لینا ہی سیکھے ہیں۔ اور کچھ بھی نہیں ملے تو تمہاری حجامت اور کیجائیں اور کچھ نہیں تو گھوڑوں کی زینوں میں بھی بھرین گے۔ میاں پنچ۔ پہلے سر تعمیر حب مظفر ایڈرس ڈ ہنم اسی حیثیت میں پہ جاتے تھے تو باوجود سخت ممانعت تبدیلت تحائف و پیشکش کے ۳۰ لاکھ نقد لیگئے۔ یا ایک قشقہ یاد آگئی۔ ورسن تو کیا مزے کی ہے آفتاب جب چرخ بریں پر رونق افروز ہوتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکو جہان والوں سے کوئی تعلق نہیں مگر آپ بچشم پر زمین اسکو نذرانہ بشکل انجرات ضرور بھیجتی ہے خواہ وہ طلب کرے یا حال رعایا اور شاہ کا ہے۔ رعایا ضرور نذرانے دیگی۔ خواہ کیسے ہی قوانین جاری ہوں۔ ہند کی اسمو نخرہ کی خود نمائی و شوکت افزائی۔ لطافت جتائی۔ رونق کشائی نے ہی اسکو تباہ کر دیا اے بیوقوف ہند۔ ذرا سنبھل ہوش سنبھال غفلت سے بیدار ہو۔ زمانے نے ہزاروں جدی جڑ دی ہے ساری مختلف دول کی گھوڑ دوڑ میں تو پیچھے رہ گیا۔ اونہیں انعام میر یا تعلیم ملیگا۔ تو کچلکر مر جائیگا۔ تو گدھے پر بھی سوار نہیں ہوتا۔ حضرت عیسیٰ کے پیرو تیری ساتھ ہمدردی کرتے سوا اوسکے بیٹھو یار۔ وہ بہت سمجھے بہت وقت بیکار کھو چکے۔ نکل آیا سورج بڑی دیر کا۔ ذرا آنکھ کھو دیکھ دن چڑھا۔ ہان میان پنچ۔ تو اب تمہارے دربار سے چاہتے ہیں کہ فوراً حکم نادری دیا جائے کہ انجو یار شان و شوکت کا منہ کالا کریں و احتشام پر لعنت۔ اور اگر کوئی اس حرکت سے باز نہ آئے تو پھر آپکے دربار میں بادا فراہ مضحکہ و سزائے ندامت دیجائے۔ اچھا تو آپ بادولت رہیں۔ پھر ملیں گے۔

راقم

ایک ہمدرد ہند جسپوری

چھوڑینگی جھوڑینگی قیامت تک نہ چھوڑینگی
عجب ان بھیک منگوں نے شہر داب کیا ہے

وہ تاج بہادر ہوت۔ بالی بچوں کی سلامتی کا خیارہ

قیامت تک اوڑتا ہی رہے۔ میان مشٹنڈے شاہ
آپکی دعاؤن کے اثر سے بارش کا بہی منہ پہیر دیا
اسلیے دعاؤن کو آتش جیتاق کر دیجیے۔ مگر اپنا
مطلب بولا کر دیجیے۔ کیون گھروچخ۔ آنجناب بہی
نئے زاہد کی طرح اوڑ چلتے ہین۔ لیس خوش دلی
شتابی سے ہین۔ نہ گبھرائین۔ ایجاب علی الجیب چٹ
بلاہٹ پٹ ووٹ پٹ پیش کرتے ہین۔
جسکے سنتے ہی ٹکڑ گدون کی گدڑیا ہین دوتا رہا
کہٹمل پڑ جائین۔ بہیا کہٹملان کو تو مار دو اور ان
کے پاس رہن کر دو۔ او مطلب کی سنا دو مسٹر
گبہرائیے نہین۔ سناتا ہون۔ مگر سنتے ہی دو
ڈبل عنایت کیجیے گا نا۔ ارے ہان دو کیا مین
ڈبل قربان کر دون گا۔ کچھ بڑی بات ہے۔
اگر دو گے تو شکم پر نذر بیسٹ ٹھیک ٹکڑون
کا سالیٹ جاؤن گا۔ ارے ہان یہ کیسے۔
کیا کوئی نئی کمپنی ایجاد ہوئی ہے۔ جواب کے جتنے
ہین تو کیا آپ کہین ریاست کے باہر ہین جو شہر
سے ناواقف ہین۔ ہان ہان کچھ ویسا ہی سمجھو
بھیا جی ان نوشہ بچرو مصنوعی گرو۔ ظاہر مردوا
باطن زردوا۔ جیتا ملے اتنا ہڑپ۔ پھر بھی تشنگی
کی چرچپ۔ کچلے یا پکا سب کا کرین ٹکا۔
روٹیان مانگ کر کھائین۔ ٹکون کی سیٹھ
بنائین۔ سفید پوشون سے کرین سوال مٹھی
گرم ہو تو ٹھیک۔ ورنہ کر بیٹھین جنجال ناگر
بہتے جو جہلے کوئی بنیا بقال تو فوراً چٹ
جائین مثال وبال۔ اگر بہینٹ چڑھا دو تو
غنیمت ورنہ مچادین ایک آفت۔ بڑی بھلی
باتون کی بوچہاڑ۔ گالی گلوچ کا لگا دین
انبار۔ کہین بچا ہی گرد۔ اور کہین چلے غٹرغون
ہر حالت مین اوڑا دینا غل او کہلے۔ نہ کچھ کھٹکا
خوف نہ کسی کا ڈر سب سے برتر۔ مظلومی اظہار

آہاہا۔ پیارے آزاد آپ بھی کیسے دریا بہا رہے
ہین۔ کیا خاص اسی شہر سے بلا کے پیدا ہی
سے تنگ پڑے ہین۔ ہان قبلہ جی ہان۔ اور
سنیے اس شہر مین صدہا قومین موجود ہین
اور ہزارہا اسلامی دریا دل بستے ہونگے جہان
اور صدہا لنگر جاری ہوتے ہونگے بلکہ جتنے
ٹکڑ گدے بھیک منگے شہر کے ہر گلی کوچہ مین
نہ جتنی دن نہ دیکھین رات ایک جگہ ہی جلائین دلاؤ
خیرات صدا لگاتے ہوئے آتے ہین مرکہ چانڈے
سیرون سے اوڑاتے ہوئے بلاسے پہرتے ہین
لیکن اور قومون مین نظر نہین آتے۔ بھیا
وہ کیا باعث۔ حضرت آپ ایسے عقلمند ہین۔
باعث کی تہ تک نہین پہنچ سکتے۔ ابدولت
پڑھکے بتائے دیتے ہین۔ جب کسی انجمن یا کسی
جلسہ مین کوئی لیکچرار لکچر دینے کھڑا ہو جاتا
ہے تو شروع سے ہی اپنے قوم کی اپنے قوم
کرتا ہے۔ قوم کی بہبودی کے اسباب مین تعلیم
کی ضرورت بھی پیش کرتا ہے۔ مابعد صنعت
و حرفت کیطرف بھی ڈھلکتا ہے اور فوائد
تعلیم صدہا اقسام کے بتلاتا ہے جسکے سننے
سے حاضرین کو چند گھنٹون کے لیے صد درجہ
کا جوش پیدا ہو جاتا ہے اور جلسہ برخاست
ہوتے ہی وہ جوش ٹائین ٹائین فش ہو جاتا
ہے۔ اگر سربرآوردان قوم اور معززان
اسلام حمیت دینی کو پیش نظر رکھین اور ایک
ایسا فنڈ قایم کرین کہ جس سے مسلمان محتاج
لنگڑے لولے۔ اندھے۔ ضعیف العمر۔ یتیم
لاوارث بچے۔ بیوہ عورتین جنسے کسی قسم
کی محنت نہو سکتی ہو فنڈ مذکورہ سے پرورش
ہوتی ہے اور جتنے سوالیے ہٹے کٹے ہین نانہ
خواہ لاغر محتاج تعلیم ہون تو تعلیم دیجائے

اگر کوئی کام جانتا ہو تو اوس سے کام لیا جاوے اور
انجانون کے سیکھنے کے واسطے اوسی فنڈ سے
ایک ورکشاپ اس قسم کا جاری کیا جاوے کہ آئندہ
ہر قسم کی صنعت و حرفت سکھلانے والے استاد
موجود ہون اوسی ورکشاپ مین وہ لوگ داخل
کیے جائین۔ جو چند ہی عرصہ مین پورے کاریگر
ہو کر نکل سکتے ہین۔ جب چند عرصے مین ذاتی
محنت سے کمانے کا مادہ پیدا کر لے تو پھر ہرگز وہ
بھیک کے ٹکڑون کو اچھی نظرون سے نہین دیکھ
سکتا۔ اس ترکیب سے شہر مین ایک سوالی بھی نظر
نہ آئیگا۔ اور جو حرف جہالت اوس بیکاری سے اسلام
پر دہرتے ہین وہ بالکل اوٹھ جائیگا۔ اسلامی
بھائی جو جہالت مین پڑے ہوئے افلاس کی
مصیبتین جھیلتے ہین وہ خوشحال ہو جائینگے
آجکل سوالی کیا عورت اور کیا مرد مثل حشرات الارض
کے ٹپک پڑے ہین۔ اچھے خاصے چنگے۔ موٹے
تازے۔ مگر انکے فاقہ ناحق لینے پر آمادہ
ہو جائے تو ایک شخص دو مزدور کا کام بخوبی
انجام دیسکے۔ مگر جب حرام کا ٹکڑا اون کے
پیٹ مین بلا مشقت پڑے تو وہ کیون بلا بد
لین جس سے کہ اپنا جسم تکلیف مین پڑ جائے
ایک سیاح کہ جسنے ایک زمانہ سیاحت مین گذارا
بیان کرتا ہے کہ مین نے سواے ایران اور عرب
کے کہین سوالی نہین دیکھے اور جو دیکھے وہ اس
قسم کے ضعیف العمر لنگڑے۔ لولے۔ اندھے
ہر حالت کے محتاج گداون سے بھی ایک قسم کا
کام لیا جاتا ہے۔ شہر مین عام رستہ پر ایک
صندوق مقفل دھرا ہوا ہے۔ اوس پر لکھا ہوا
ہے۔ کوئی سبیل اللہ اس فنڈ کی مدد کیجیے
دن بھر مین جتنا اوس صندوق مین پڑے
مغرب کو محتاج فنڈ کا ملازم۔ معہ ملازم گورنمنٹ

آ کر کھڑا ہوتا ہے - اور اوسمین جتنا موجود ہو فنڈ مذکورہ مین داخل کرا دیتا ہے اوسی فنڈ سے تمام محتاجوں کی پرورش ہوا کرتی ہے - اسوقت ایک موقعہ ایسا ٹھیک ٹھیک آیا ہے - اگر میری آواز ان قوم دحامیان اسلام ہمارے جاپری شہزادے پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کی یادگار میں ایسا فنڈ قایم کرین جس سے ایک ورکشاپ بنایا جس مین مذکورہ بالا کارروائی ہوا کرے اور تھوڑے ہی عرصہ مین بھیک منگون اور ٹکڑ گدون کو تعلیمیافتہ اور مہذب بنا کر جماعت کا دھبہ مٹائیں تاکہ کسی غیر اقوام کے سامنے ذلیل و خوار نظر نہ آئین - جیسا کہ فی الحال ذلیل و خوار ہو رہے ہیں - یہ تو مارے مارے پھرتے ہین - اور ہندوستان پر بد تہذیبی کا الزام دھرتے ہین - امید ہے کہ یہ یادگار ایسی قایم ہو جائیگی کہ تا قیامت اوسکی نظیر کہین ڈھونڈھے نہ ملیگی اور لاکھوں جہالت سے ویران مکان - تعلیم اور تہذیب و حرفت سے آباد ہو جاینگے -

بقلمہا

دست سوال سیکڑوں کو دست غیب ہے
جس دست مین ہر عیب ہو دست غیب ہے

راقم

بچہ خولا - غ ۔ ۔ آزاد - ۱ز دہارادی

ہوگئی ہوگئی ہوگئی

بچیوں سے سرپنچ تین چار پنچ مولانا پنچ بہادر نام بنام تسلیم - آداب - بندگی - سلام - کورنش نمسکار - نمستے - جوہار - پالاگی - گڈ مارننگ - گڈ ایوننگ - گڈ نائٹ کا بنڈل ہاتھوں ہاتھ لیجئے - اور ذرا دیر کے لئے اپنے کام کو چھوڑ دو بھل لیجئے اور تو بیٹھنے کے لئے اپنے کانون کے تیئین بھیٹ بیٹھا ہمہ تن گوش ہو کر مگر دون اپنے اگر دون بیٹھ جائیے - ہان کہئے - کیا ارشاد ہے - میان ظریف جو آپ نے اس بیوقت موسلا دھار بارش مین یہان آنے کی تکلیف گوارا کی - کہو مزاج مقدس ٹھیک تو ہے نا - مزاج وزاج کی کچھ نہ پوچھئے - اسوقت اجیان کے مزاج کا پارہ ایک سو ڈگری پر ہے - واہ بھئی واہ میان پنچ ہم سمجھے ہوئے تھے کہ آپ ہی کچھ ہو گئے مگر بھئی ہو بڑے کاٹھ کے الو - ارے بھیا اگر ہم واٹر پروف جسم ہوتے تو بھلا ایسی موسلا دھار بارش مین اور بے چھاتہ مکان شریف سے یہان آنے کی تکلیف گوارا کرتے - کیا خوب تمہاری عقل کے صدقے - واقعی ہو بھئی تم پانی کے بنے ہوئے جبھی تو تمام جسم پانی پانی ہو رہا ہے حقیقت مین یار تم واٹر پروف ہو - اچھا معاف کیجئے اور کہدیجئے کیا کہنا ہے - ارے ہان جس کام کے لئے اتنی دور دراز سے یہان آپکی تکلیف گوارا کی اوسکا تو کچھ ذکر ہی نہین کیا - ہان سن لیجئے - ہوگئی ہوگئی - ہوگئی - اجی میان کیا ہوگئی - کیا کسی پیر نابالغ کی ختنہ ہوگئی یا کسی بوڑھی برہمنی کی شادی ہوگئی - توبہ توبہ - ذرا سی بات سمجھ کے پیچ مین نہین آئی اچھا پھر سن لو - ہوگئی ہوگئی ہوگئی - حضرت پھر وہی ہوگئی ہوگئی - ارے تو کیا چابرروسی دجاپان کی صلح ہوگئی یا جناب لارڈ کرزن صاحب بہادر کی ترمیم منظور ہوگئی - واہ جی واہ کیا کہنے ہین - یہ منہ اور مسور کی دال - اسی برتے پر کہتے تھے کہ دلا دو دلا دو بندہ بیچا - ارو سنکو پھر ڈالتے ہین - پھر سن لو - ہوگئی ہوگئی ہوگئی - پھر وہی مجذوبانہ بڑ - ہوگئی - ہوگئی - کیا جاپان کی فتح ہوگئی یا پلیگ کی بیماری ہوگئی - یا پولیس کی جان ماری ہوگئی یا چاند ماری ہوگئی یا منا جان کی لڑکی کی زچگی ہوگئی - یا جھو مرجان بھورن کی چھن ہوگئی - کیا ہوگئی ہوگئی ہوگئی - کہین پان کھانے سے تمہین مالیخولیا تو نہین ہوگیا - ! عقل سردی سے گدی مین تو نہین چلی گئی - اچھا ذرا دیکھوں ...... نبض تو کوئی نسخہ تجویز کرون تاکہ سردی سے نجات حاصل ہو - ارے میان پنچ تم حکیم معجون مرکب ہو - تمہارے نام کا تو ملکون ملکون ڈنکا بج رہا ہے کہ میان پنچ بہادر بڑے بوشید ذکی عالم - فاضل شاعر ہین - مگر ایسی بات تمہارے دسیان کچھ بھی نہین آتی - ارے یار عقلمند کو اشارہ کافی ہے - ایجناب بار ہا کہچکے ہین کہ ہوگئی ہوگئی ہوگئی - اچھا پھر کہئے ہین تو سمجھ کے پیچ مین - بت تیری دم مین ایڈیٹر کا قلم - کیا مین جان پانڈے یا ہون یا روشن ضمیر ہون جو تمہاری مخفی بات کو جانون - زرزرزر اب سمجھا ذرا ہاتھ مین ہاتھ کیون کیسی بیتے کی کہی "قیامت ہوگئی"! قہ قہ قہ - اجی ہاں کیون نہ ہو - ہو میان پنچ بڑے مولی - توبہ توبہ - ارے میان قیامت ہو جاتی تو سارا جہان نابود ہو جاتا اور سرکار کے تمام نت نئے ٹکسون کا بار عظیم ہماری گردن سے دور ہو جاتا - مگر آپ ہی کہدیجئے آپ نے تین گھنٹے سے تمام مغز چاٹ لیا اب جلدی کیجئے - ورنہ تشریف لیجائیے - اب پانی بھی کھل گیا ہے -

لے تو یہ آپ تو ذرا سی بات پر لگے خفا ہونے ہم سب سے ناطے - کچھ پڑھے نہ لکھے - ہان ذرا چوتڑا دکھائیے اچھا جی کہے دیتا ہوں - مجھے پہلے ہی کہا ہے کہ ہم ان پڑھ مین اپنے تشریح وغیرہ کرکے نہ بتائینگے - ہم بڑے مزے کا مسرے افطرون مین فن تماشا کہتے ہین - بھلا

بھی ناراض مت ہونا۔ ورنہ ہم جاتے ہیں۔ اچھا سلام علیکم۔ ہاں ہاں یہ کیا ہم بیٹھے اور تم چلے۔ اجی میاں ظریف ظرافت کو ختم کر کے ہو گئی کچھ پیر تمہیں اپنی تو ظریف کی قسم ہے۔ اچھا سنو میاں بچے۔ قسم دم ہم چہ معنی دارد۔ ہم اب بغیر کہے خود ہی نہیں ہٹتے۔ ہمیں کسکا ڈر ہے لیجیے سن لیجیے ہمارے ہمشیرہ کے مولانا مولوی ملا فرزند صاحب کی نازش عالم بیداری میں پر قینچی ہو گئی۔ اری توبہ ذرا سی بات دیکھو اور بات کا بتنگڑ دیکھو۔ واہ جی واہ میاں ظریف کیا کہتے ہیں تمہاری ظرافت کے قربان نہ تو ہم قربان الفت جان۔ اچھا مولانا پنچ اب انجناب مرخص ہوتے ہیں۔ یار زندہ صحبت باقی۔ پھر کسی دن آکر دھمکیں گے۔

راقم

ابو المذاق میاں ظریف

بقلم

مسٹر ... خفتہ از ... شیرہ

شادی میں کام چاندی

حضرت تو مدیر پنچ بتسلیم عرض۔ انشاء اللہ بار چہ سبکے۔ واہ واہ خوب جلد جلد آپ تو دخل کرتے میں تو بھی کچھ خبر بھی یا یوں ہی خالی شوق نہیں۔ حضرت اپنی شنید علیہ الرحمہ جیسے کہتے ہیں زر جبر کا ضرور ہو نکلا سے آتے میں بسلا کبھی ابوسٹے کرے ہیں۔ اچھا تو ذرا ادھر سر پیر رکھ لیں تو پھر خدمت کا مزا دینگا۔ ان جی تو کان شریف میں خبر ہو کو آپ ذرا دوسرا کان بھی بند کئے رہیں ورنہ اگر دوسری جانب سے نکل گئی تو پھر اچھا تو یہ دیا۔ ہاں ہاں خوب کہکر۔ تو اب بہ جلو جلوہ کی حکم۔ واہ خوب سمجھے ہو اچھا سنئے کان دے کر ... سارے ہندوستان ... ختم ...

اچھا تو پھر سہی۔ کچھ سنا۔ واہ واہ کیا کہنا ہے دل لگی بگھار رہے ہو گیا۔ جلد کہہ چلو ورنہ ابھی پہنچ گی اور تسلیم ہے۔ دونوں کان دبا کر شب تو آدھی پہنچ گی۔ لاحول ولا عجب نا معقول ہو کچھ سنا نہ دیتا تھیں۔ فضول پریشان کرتے ہو حضرت غصہ نہ ہو جیئے لیجیے اب سنگیا ہی دو تو پھر سناہی دیتا ہوں۔ ہاں وہ یہ کہ شہد باجل کے دامن میں ایک بستی ہے جو کرم چٹ کرنے کے نام سے دیہاں حضرت گو اللہ بہ لوگ بستے ہیں۔ جنکو کہ اپنے کرم چٹ کرنے کا نہایت ہی افتخار حاصل ہے۔ ایک نہ ایک دن ضرور کسیکا کرم چٹ کر بیٹھتے ہیں۔ ایک سال کا واقعہ سنئے۔ وہ یہ کہ یہاں ایک بڑے مرد مہم وہاں کی شادی تھی۔ کسی دوسرے گاؤں سے برات آئی ہوئی تھی اور آ بھی پڑی۔ خوب جشن ہوا۔ کچھ ناچ گانا بھی تھا۔ ان باراتی گوالوں میں سے ایک حضرت (ایک حسین نازک غریب گوالن) پر اٹک گیا تا بجا۔ تاک جھانک لپٹ دہیں تھم پھر ڈول شروع کر دی۔ آخر لامر دانگو اوسے خوب جہاڑ جٹل کی ہوا کھلائی۔ بعد دوسری رات بھی بل بیل سے درست ہو کر کھیت جوتتے آسباشی کرنے نکل گئے۔ مگر ایک رات دو رات سے کسیکو تشفی ہونے لگی تھی وہ تو اپنا نقدی ہی کھیت بنانا چاہتے تھے بھلا اونکو تشفی کیسی اور کہاں کی۔ چونکہ تھے بھی ماشاء اللہ چہرہ چار نگہار وہ پانچ۔ بس دماغ میں نقدی کا آنا ہی غضب تھا کہ بس مستعد ہی تو ہو بیٹھے اور جا کر کھیل جا نیکو تیار۔ تیسری رات کو آپ نے فرمایا۔ جان من میرے ساتھ چلو تمہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو گی۔ تمہیں خوب پیار کروں گا۔ جو تمہارے مونہ سے نکلے گا وہ منگوا دوں گا۔ میں ایک امیر آدمی ہوں تمہیں کبھی کسی کی تکلیف نہ ہو گی۔ دگوالن حضرت لیا

خیال ہی فرمائیے۔ بھلا یہ چند جاتی ہیں اگر اتنی خبر ہو گئی تو بس سر قلم سے صبر کیجیے۔ غالبا ابھی مکان بھی بتانے والے ہیں تا جا تو کی دامان پہ شرف۔ جب یہ گوالن صاحب حضرت گو اللہ یہ کو دھتا بتا کر یہ جا دو جا ہو گئی تو حضرت کا مزاج دودھ گرمی سے کچھ بتا و نہ کر گیا۔ خیال شریف میں آیا کر کسیطرح اپنی پیاری کو اوڑان ہی کر لینا چاہیے۔ رات بھی اندھیری تھی بس دیر کیا تھی زمین ناپنا شروع کر دیا اور جھٹ مکان شریف میں جا دھمکے دیکھتے کیا ہیں کہ مکان تو بالکل سنسان پڑا ہے اور بیچاری چارپائی پر کمل سے لپٹی پڑی ہیں مگر اونکے بغل والے مکان میں کچھ آدمی کی چاہٹ معلوم ہوئی بس اتنا دیکھتے ہی بدن میں خون اور خون میں نیا جوش پیدا ہو گیا اور جھٹ بیچاری کو کمل سے لپیٹ کندھے پر رکھ لیا۔ بیچاری چونک پڑیں۔ لیکن ہر تی چلانے منہ کھولکر دیکھا تو وہی حضرت ہیں (بیچاری) بولے تو مجھے کہاں لیجا رہا ہے۔ ظالم مجھے اپنی جان کا ذرا بھی خوف نہ ہوا۔ بس جلد گھر کا رستہ پکڑ ورنہ شور مچاتی ہوں (گو اللہ یہ حضرت) چاپ چاپ خندلی اگر شور مچایا تو ابھی گلا ہی گھونٹ ڈالوں گا۔ اتنا سنتے ہی بیچاری ڈر کر نیم راضی ہو گئیں۔ اب تو آپ بھی جلد جلد دو گام بلکہ سہ گام زمین طے کرنا شروع کر دئے اور بیچاری کو ایک ہولناک کھوہ میں لا کر بٹھایا نہاں جا بسنے لگے۔ صبح ہوتے ہی نکلکر اپنے مکان جا گھسے اور ایک ماہ کا پورا سامان خورد و نوش لے آئے پھر تو ہر روز روز عید ہے ہر شب شب برات۔ جب قریب ایک ماہ کے ہو گیا اور سامان خورد و نوش بھی ختم ہو گیا تو آپ بیچاری کو لیکر اپنے مکان جا پہنچے رفتہ رفتہ بیچاری کے بھائیوں اور بھاوجوں کو بھی معلوم ہو گیا مگر کیا ہو سکتا تھا جیسے چیونٹی کی بلکہ چار بڑے ایکے اب تو سسرالانہ ربط

جاسوسونکی رپورٹین

ساغالین جسپر جاپانیون نے تسلط جما لیا وہان کے دیگر ۴۲۰۰ ۱۳ روسی افسر اور سپاہیون نے گذشتہ ۱۰ تاریخ کو جاپانیون کی اتباع قبول کرلی ہے۔

ایک تازہ تار مقام پورٹ سمتھ مین مقام یونائیٹیڈ سٹیٹس کو موصول ہوا ہے جس مین ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ ادھسلہ ہے کہ گورنمنٹ روس نے تاوان جنگ یا کوئی مقام جاپان کو دینے سے سخت انکار کردیا ہے۔ اور صاف لکھا ہے کہ روس مغلوب یا مفتوح نہین ہوا ہے۔ اس مین کوئی شک نہین کہ اوسے شکستین ہوئی ہین۔ لیکن کسی حالت مین وہ صلح قائم کرنے پر مجبور نہین ہے اور موجودہ جنگ کی کل ذمہ داریان جاپان کے سر تہوپا گئی ہین۔

شاہ انگلستان نے قصر ونڈسر مین فرنچ بیڑہ کے اعلی افسر امیر البحر کیلاڈ اور دیگر افسرون کو جلسہ ضیافت مین مدعو کیا ہے۔ دوسرے روز لارڈ میئر نے کل فرنچ جماعت کے چھوٹے افسرون اور کل سپاہ کو گلڈ ہال مین مدعو کیا تھا۔ تمام سڑکین گردہ تماشہ بینون سے پٹی ہوئی تھین۔ جو خوشی کے نعرے مارتے تھے۔

گورنمنٹ جاپان نے جو شرائط صلح روسی گورنمنٹ سے پیش کی ہے اون کے متعلق انگریزی اخبارات کی رائے ہے کہ تھوڑے اور معقول ہین۔ جاپان ان شرائط کا واجبی طور پر مستحق ہے۔ لندن کے کل اخبارات نے اسی قسم کی رائے دی ہین۔

مگر صرف ڈیلی نیوز ان رایون سے علیحدہ ہورہا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ جاپان نے ویلا ڈیواسٹک سے برنگ تک کل ساحلی مقامات پر ماہیگیری کا حق حاصل کرنا چاہا ہے۔ اور غیر ملکی بندرگاہون مین جو روسی جہازات ہین اونپر بھی اپنا قبضہ قائم کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اگر جاپان چاہتا تو یہ باتین شرائط صلح سے نکال دیتا۔

جنوبی اسپین مین عالمگیر قحط کے آثار روز بروز ترقی پر ہین۔

پورٹسمتھ کی تازہ ترین خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ شرائط صلح کی دفعات دوم و سوم کا تصفیہ ہوگیا۔ کہ روس نے کل حقوق منچوریا سے اوٹھا لیے اور چینی مشرقی ریلوے واقع جنوبی ہاربن جاپان کو دیدی۔

یہودی مشہور ساہوکارون کا ایک ڈپوٹیشن پورٹسمتھ مین وارد ہوا۔ ایم ڈیویٹ سے ملاقات کی اور بیان کیا کہ کسی لون بر پا کرنے کی غرض سے ڈپوٹیشن نہین طلب کیا گیا تھا۔ بلکہ ان ذرائع کے جانچنے کے لئے ان یہودیون کی حالت روس مین سرسبز ہوسکتی ہے۔

روٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے بذریعہ تار برقی خبر دیتا ہے کہ جاپانی کشتی نے روسی محافظین پر بمقام لازاریا پائنٹ واقع خلیج تارٹری گذشتہ ۱۲ تاریخ کو حملہ کر۔ اس حملہ سے روسی منتشر ہوگئے۔

سلطان مراکو نے فرنچ سفیر کی اس درخواست کو نامنظور کیا جو ایک الجیریا کے رئیس اعظم کی رہائی کے متعلق کیگئی تھی۔ رئیس مذکور پابزنجیر فیض مین وارد ہوا ہے۔ اس امر کے متعلق خطرناک معاملات سرزد ہونیکا احتمال ہے

مسٹر جے کرشنا راؤ جو کیمبرج یونیورسٹی کے امتحان کلاسیکل ٹرپاس مین اول نکلے ہین اُن کی ہمشیرہ بھی مدراس یونیورسٹی کی ایم۔اے ہین۔

ہز آنر سر جیمس لاٹوش کے دورہ کی یہ عجیب خاصیت بیان کیجاتی ہے کہ وہ جہان رونق افروز ہوتے ہین۔ بارش ضرور بالضرور ہوتی ہے۔

کراچی کے پیرون نے جو وہان کے باشندون مین سب سے زیادہ غریب ہین اپنے بچون کی تعلیم کے لئے ایک نائٹ اسکول قایم کیا ہے۔ دو ہزار ۵۰۰ روپیہ مین سکول کے لئے ایک مکان بھی خرید لیا ہے جسکی از سر نو تعمیر کے لئے ممبرون نے وکٹوریہ تھیٹریکل کمپنی سے ایک تماشے کا جسکو بیان...

ہندوستان اور آسٹریلیا کے مابین خطون کے محصول مین ۵ اگست سے مزید تخفیف ہوگئی۔ ہندوستان سے جانے والے خطون پر فی نصف اونس کے لئے ایک آنہ۔ اور آسٹریلیا سے آنیوالون پر بجائے ۲ پنس کے ۱ پنس رکھا گیا۔

شملہ کے قریب لاہول مین سرمہ اور سیسہ کی کان مین عنقریب کام شروع ہونے والا ہے۔

ہندوستانی اخبارات کے لئے یہ بات نہایت ہی خوش افزا ہوگی کہ ولایتی ٹیلیگرام مین جو تخفیف محصول گورنمنٹ نے کی ہے۔ عرصہ سے انکو خود دیکھا جائیگا۔

جاپان مین ۵۵ ذی رتبہ لیڈیان بطور نرس کے منتظم گئی ہین۔ ان سے پہلی وہان تقریباً ۲ ہزار جاپانی مستورات کے زیر تعلیم ہین یہ لیڈیان جاپانی طرز کی عاشق ہوگئی ہین۔

تانی کہیت مین سورج کے گرد ایک رنگین ہالہ مثل قوس قزح کے دیکھا گیا۔

تعلقداران اودہ نے ۳۰ ہزار روپیہ ہز رائل ہائنس کے خیر مقدم کے اخراجات کے لئے جمع کیا۔

ضلع مظفر نگر مین ایک عجیب سانڈ آیا ہے۔ جسکے تین سینگ اور تین آنکھین ہین۔

گورنمنٹ ہند نے ضلع رہتک کا بندوبست کیا جانا منظور فرمایا ہے۔ یکم اکتوبر سے کام شروع ہوگا۔

الہ آباد مین مسٹر تیج بہادر سپرو کے مکان مین ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو مستورات کے تمام زیورات اوتار کر لیگئے۔ بیچاریون کے ناک کان سخت زخمی ہوگئے۔

ضلع بجنور مین سال مین دو بچون کی شادی ہوئی ہے۔ نوشہ کی عمر ۸ برس کی اور نوشی کی (دلہن) عمر اللہ رکھو پندرہ برس کی۔ اور ماسٹر عزیز یہ ہے کہ سرپرست دونون کے ذی علم ہین۔

اخبار ہند کا ایک نامہ نگار کلکتہ سے لکھتا ہے کہ ٹاؤن ہال مین جو جلسہ سودیشی سیاست کے متعلق منعقد کیا گیا تھا۔ اوس مین بہت سے آدمی بدین خیال شریک ہوئے تہے کہ جب ہمکو ہر طرح کی آزادی حاصل ہے تو ہماری خوشی ہے خواہ اس امر کے لئے کوئی سامان کرین یا نہ کرین اور ظاہرداری کیون برتی جائے۔

صاحب وزیر ہند نے محکمہ پیمایش ہند کے لئے ۶ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور ۲۰ زاید پراونشل آفیسر آیندہ دو سال کے واسطے منظور فرمائے۔

کلکتہ مین مسٹر رابرٹ منیجر برن اینڈ کو انجن ورکس ہوڑا کشتی مین ہوکر دوسری طرف جانیکو گھاٹ پر گیا۔ شیخ احمد علی کشتی والے نے جاکر کہا کہ کشتی موجود ہے سوار ہو لیجئے۔ نہ معلوم صاحب کے سر پر ان الفاظ سے کونسا جن سوار ہوا کہ اس بیگناہ کو گالی گلوج کر کے چھتری سے حملہ کیا۔ جسکا سرا بیچارے ہندوستانی کی آنکھ مین اس زور سے لگا کہ آنکھ بیکار ہوگئی۔ جو شفاخانہ مین نکال ڈالی گئی۔ ملزم حوالات مین ہے۔ آیندہ دیکھئے انصاف ہوتا ہے یا معاملہ صاف ہوتا ہے۔

مغربی آسٹریلیا مین ایک پہول کا درخت اس قسم کا دریافت ہوا ہے کہ اسکا پہول سال بہر تک ویسا ہی تر و تازہ اور خوشرنگ رہتا ہے۔ اس سے عمدہ اور خوشگوار بہینی بہینی خوشبو آتی ہے۔

کلکتہ مین یکم اگست سے ڈاک لانے لیجانے کے لئے موٹر کار گاڑیون کا امتحان ہو رہا ہے۔

سلطان مراکو کے دشمن ابوعمامہ کے پیچھے جو فوج گرفتار کرنے کو گئی تھی۔ اوس نے دشمن کا ۱۰۰۰ آدمی مارے۔ اوسکے فرزند کو گرفتار کرلیا۔ وہ خود قبضہ مین نہین آیا۔

عام خیال تھا کہ شریف مکہ عون الرفیق پاشا مرحوم کی جگہ اوسکا بھائی عبداللہ پاشا مقرر ہوگا۔ مگر اب بعض اسلامی جرائد نے شریف مرحوم کے فرزند عبدالالہ پاشا کی نسبت اپنی رائے ظاہر کی ہے۔ جو آج کل دارالسعادة مین مجلس شوریٰ کا ممبر ہے۔

اسکندریہ کی مردم شماری ہو چکی۔ وہان کل ([illegible]) آدمی آباد ہین۔

Doan's Medicines.

ڈون صاحب کی ادویات

ڈون صاحب کی مشہور ادویات اس ملک مین جدید ہونیکے باعث بہت لوگ اونکے فائدون سے مطلع کرنا ضروری اور اونکا ظاہر کرنا ہم ضروری تصور کرتے ہین کہ جیمس ڈون کے نام سے تین متفرق دوائین مشہور ہین جن مین (۱) ڈون کی حبوب ہاضمہ (۲) حبوب دافع درد گردہ (۳) مرہم ۔ ابتدا مین ہم ڈون کے حبوب ہاضمہ جو خوشنما پیدا ہوتی ہین اونکا ذکر کرنا لازمی تصور کرتے ہین۔

(۱) ڈونکی حبوب ہاضمہ

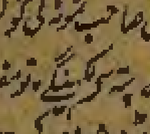
مذکورہ بالا گولیان چھوٹی سفید رنگ کی چند جڑی اور بوٹیون سے بنائی جاتی ہین ۔ اور جگر معدہ اور انتڑیون کے امراض مین اکسیر کا حکم رکھتی ہین ۔ جگر کو تقویت ملنے کے باعث خون تمام رگون مین آسانی کیساتھ دوڑتا ہے معدہ کا عمل بھی زور مین جاری ہوتا ہے اور کل غلاظت انتڑیون کی صاف ہوکر نکل جاتی ہے اور کل جسم مصفی اور سبک ہوجاتا ہے ۔ بیان کیاجاتا ہے کہ مذکورہ بالا دو تین گولیون کو شب کے وقت استعمال کرنیسے صبح کو صاف دست آجاتا ہے بدن کو صحت ۔ دماغ کو فرحت اور تندرستی حاصل ہوتی ہے ۔ مذکورہ بالا گولیان مستقل طور پر استعمال مین لانے سے دائمی قبض ۔ درد سر اور ضعف و نقاہت رفع کیلئے دور ہوجاتی ہین اور قوت ہاضمہ کے ساتھ خون مصفا ہوکر بدن مین قوت اور توانائی آتی ہے تندرست جگر اور خون مین ایک مرتبہ کہلاتا ہے آنا ہیضہ طاعون اور دیگر تمام بیماریون سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے ۔ تجربہ سے یہ امر ثابت ہوگیا ہے کہ ضعیف اور کم طاقت اشخاص مذکورہ بالا امراض مین مبتلا ہوجاتے ہین اونکو بچانیکیلئے سب سے مفید اور کارآمد مذکورہ بالا ڈون صاحب کی گولیان ہین ۔ جو قوت ہاضمہ اور طاقت بخشی مین اپنا نظیر نہین رکھتین خاص مذکورہ بالا وجوہات کے باعث ڈون کی حبوب ہاضمہ اس ملک مین اکسیر اعظم ثابت ہونگی ۔ کیونکہ اور جلاب کیطرح یہ بدمزہ نہین ہین ۔ اور دیگر ادویات کی طرح ان مین کسیلا پن نہین ہے ۔ ہر ایک مریض آسانی سے ان گولیون کا استعمال کرسکتا ہے۔ آخر مین مذکورہ بالا دوا ۔ ازکار ان گولیون کی قیمت



کم رکھی گئی کیلئے ہم شکر ادا کرتے ہین کیونکہ سستی ہونے کے باعث ادنی غریب بھی اسکا استعمال کرسکتا ہے

ہم ذکر کیا گیا ہے کہ حبوب ہاضمہ فی الحال تین طرحکی شیشیون مین آگئی ہین جنکی قیمت ورپیہ عہ ۔ ہر عہ ۔ اور ۱۲ فی شیشی ہے اگر شیشی کے بیرونی حصے کے لیبل پر جیمس ڈون کی تصویر ہوگی ۔ تو دوا کے اصل ہونے مین شک رہیگا ۔ اگر کوئی صاحب نمونہ کی گولیون کیلئے ۔ پی ماو بکس نمبر ۱۰۴ بمبئی کے پتہ سے منگینگے ۔ تو مفت اونکے نام نمونہ روانہ کیا جائیگا۔

(۲) ڈون کی حبوب دافع درد گردہ



مذکورہ بالا گولیان درد گردہ اور تحقیق سے لی حکمی ہین جن اطبا اور ڈاکٹر دون نے ان گولیون کا استعمال امراض مذکورہ بالا کے مریضون پر کیا ہے وہ خود اسکی علاج پاجاتے ہین سکھاجاتا ہے کہ اسکا استعمال سے پیشاب کھلکر آتا ہے اور گردہ کی علاوہ فتق کے متعلق کل شکایتون کو رفع کرتی ہین ۔ علاوہ ازین گٹھیہ امراض مثانہ وغیرہ کے لئے مفید ہین پیشاب کا رنگ مرکبدار آنا ۔ نامعن مین درد ہونا نیند کا نہ آنا ضعف اور فساد خون کے باعث جو متعدد امراض پیدا ہوتے ہین اون سبکو بیخ و بن سے اوکھیڑ دیتا ہے ۔ ڈون کی حبوب دافع درد گردہ کی ایک شیشی کی قیمت چار روپیہ ہے ۔ اور اصلی دوا کی پہچان یہ ہے جسکے لیبل پر ڈون صاحبکی یہ تصویر بنی ہوئی ہوگی ۔ اور درخت کا ایک پتہ ہوگا۔



(۳) ڈون کا مرہم

یہ مرہم کھجلی ۔ خارش ۔ پھوڑا پھنسی ۔ بواسیر ناسور وغیرہ اکثر فساد خون کے امراض اور جلد پر درد ون کیلئے مفید اور اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ یہ بوٹی سے بنایاگیا ہے اور کل زخم کو زخم بھرنے مین اعلی درجہ کا فائدہ بخش ہے ۔ انگریزی اخبارون مین اسکی خوبیون کا ذکر کیاگیا ہے ۔ ہر بکس پر مذکورہ بالا جیمس ڈون کی تصویر بنی ہوئی ہوتی ہے ۔ اگر مذکورہ بالا تینون ادویات کی خوبی اور عمدگی سے کوئی شخص بخوبی واقف ہوجائے تو تینون ادویات کا بذات خاص استعمال کرے

قطعہ تاریخ وفات حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الایا وارث الفردوس وعدا	مضیت وقد بقیت فینا الفنا
تجلت وسرت لمقعد الصدق	فقل این لنا الیوم ما وعدنا
وجدنا حالنا حال الخراب	رشیدا بعدما انت ذہبت عنا
فکل العالمین فی وبعتی	ودوحہ لشرما باق وبقی
کتبت بعد قت اثر الانبیین	رشید احمد بالبر والتقوی

سنہ ۱۳۲۳

ناچیز ناطق

مجموعہ صنایع نادرہ

منتخبات باقری عمدہ ہر دو جلد معہ فرہنگ کے قیمت عہ محصول ڈاک عہ منشی محمد باقر شیکر محلہ بمبئی سے نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل مل سکتی ہے ۔ درخواست مین پتہ صاف بخط نستعلیق ہونا چاہیے۔

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا